یوروپ میں اشتراکیت اور روسی انقلاب

1 سماجی تبدیلی کا دور

پچھلے باب میں آپ نے آزادی اور مساوات کے ان موثر خیالات کے بارے میں پڑھا جو فرانسیسی انقلاب کے بعد پورے یوروپ پر چھا گئے۔فرانسیسی انقلاب سماج کی تشکیل میں ڈرامائی تبدیلی لانے کے امکان کا راستہ کھولا۔جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اٹھارہویں صدی سے پہلے سماج موٹے طور سے طبقات اور رتبوں میں بٹا ہوا تھا اور معاشی اور سماجی طاقت پر طبقہء اشرافیہ اور چرچ کا قبضہ تھا۔اچانک انقلاب کے بعد اس نظام میں تبدیلی لانا ممکن دکھائی دینے لگا۔دنیا کے بیشتر حصوں میں بشمول یوروپ اور ایشیا انفرادی حقوق کے بارے میں نئے نظریات اور سماجی طاقت پر بحث شروع ہوئی۔ہندوستان میں راجہ رام موہن رائے اور ڈیروزیو نے فرانسیسی انقلاب کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دوسرے بہت سے لوگوں نے مابعد انقلابی یوروپ کے خیالات پر بحث کی۔نوآبادیات کے اندر ہونے والے حالات نے سماجی تبدیلی کے ان خیالات کی تشکیلِ نو کی۔

تاہم، یوروپ کے اندر ہر شخص ایسا نہیں تھا جو سماج کی مکمل کایا پلٹ چاہتا تھا۔اس ضمن میں ردِعمل الگ تھا۔ایک وہ طبقہ تھا جو کسی نہ کسی شکل میں تبدیلی کو ضروری سمجھتا تھا لیکن اس میں بتدریج تبدیلی کا حامی تھا۔دوسرے وہ لوگ تھے جو بنیادی طور سے سماج کی دوبارہ تشکیل کرنا چاہتے تھے۔ان میں کچھ تو قدامت پسند تھے۔دوسرے لبرل (روشن خیال) یا ریڈیکلز (بنیاد پرست) تھے۔اس وقت کے سیاق وسباق میں ان اصطلاحات کا حقیقت میں کیا مطلب تھا؟ وہ کون سی بات جو سیاست کے ان اجزاء کو الگ کرتی تھی اور وہ کون سی بات تھی جو ان کو آپس میں جوڑتی تھی؟ ہم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر سیاق وسباق اور تمام زمانوں میں ان اصطلاحات کا مطلب ایک جیسا نہیں ہے۔

ہم مختصر طور پر انیسویں صدی کی چند اہم سیاسی روایات کا مطالعہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ ان کے زیر اثر کیا تبدیلی رونما ہوئی۔اس کے بعد ہم ایک ایسے تاریخی واقعہ پر نظر ڈالیں گے جس میں سماج کی بنیادی کایا پلٹ کی کوشش کی گئی تھی۔روس میں انقلاب کے ذریعہ اشتراکیت (Socialism) کا نظریہ بیسویں صدی میں سماجی تشکیل کرنے کے لیے اہم ترین اور طاقتور نظریات میں سے ایک تھا۔

1.1 لبرل، بنیاد پرست اور قدامت پسند

سماج کے اندر تبدیلی چاہنے والے لوگوں میں سے ایک گروہ لبرلز تھا یہ وہ لوگ تھے جو تمام مذاہب کے تحت رواداار تھے۔ہم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس زمانے میں یوروپی ریاستیں عام طور سے مذہب

© NCERT not to be republished

کے معاملے میں جانب داری روا رکھتے تھے (برطانیہ چرچ آف انگلینڈ کا حامی تھا جب کہ آسٹریا اور اسپین کیتھولک چرچ سے وابستہ تھے) لبرلز کا گروپ خاندانی حکمرانوں کی بے روک ٹوک طاقت کا بھی مخالف تھا۔ وہ حکومت کے خلاف افراد کے حقوق کا تحفظ چاہتے تھے۔ وہ ایسی منتخبہ نمائندہ پارلیمانی حکومت کی وکالت کرتے تھے۔ ایک ایسی سرکار جس کے قوانین کی ترجمانی کا کام حکمرانوں کے کنٹرول سے آزاد تربیت یافتہ عدلیہ کے ہاتھ میں ہو۔ تاہم، وہ جمہوریت کے حامی (Democrats) نہیں تھے۔ وہ ہمہ گیر بالغ رائے دہندگی یعنی ہر شہری کے لیے ووٹ دینے کے حق میں یقین نہیں کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ خاص طور سے صاحب جائیداد لوگوں کو ووٹ کا حق ہونا چاہئے۔ وہ عورتوں کے لیے بھی ووٹ کے حق کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

اس کے بالکل برعکس ریڈیکلز وہ لوگ تھے جو ایک ایسی قوم چاہتے تھے جس میں حکومت ملک کی آبادی کی اکثریت پر قائم ہو۔ ان میں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جو عورتوں کے لیے حق رائے دہندگی کے حامی تھے۔ لبرلز سے بالکل مختلف وہ بڑے بڑے زمینداروں اور دولت مند کارخانے داروں کے لیے مخصوص مراعات کے مخالف تھے۔ یہ نجی ملکیت رکھنے کے مخالف نہیں تھے۔ لیکن چند ہاتھوں میں دولت کے ارتکاز کو ناپسند کرتے تھے۔

قدامت پسند (Conservative) وہ لوگ تھے جو ریڈیکلز اور لبرلز دونوں کے مخالف تھے۔ تاہم فرانسیسی انقلاب کے بعد کنزرویٹیو لوگوں نے بھی تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کیا۔ پہلے، اٹھارہویں صدی میں قدامت پسند عام طور سے تبدیلی کے نظریے کی مخالفت کرتے تھے۔ لیکن انیسویں صدی کے آنے تک انہوں نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا کہ کسی نہ کسی نوعیت کی کوئی تبدیلی ناگزیر ہے لیکن ساتھ ہی ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ماضی کا احترام لازم ہے اور تبدیلی ایک نہایت سست روی کے عمل سے لانی چاہئے۔

ایسے اختلافی نظریات کی موجودگی میں اس سماجی اور سیاسی ہنگامے کے دوران سماجی تبدیلی کے خیالات کے درمیان ٹکراؤ ہوا جو فرانسیسی انقلاب کے بعد رونما ہوا۔ انیسویں صدی میں انقلاب اور قومی کایا پلٹ کی متعدد کوششوں نے ان تمام سیاسی حدود اور امکانات کو واضح کر دیا۔

1.2 صنعتی سماج اور سماجی تبدیلی

سیاست میں آئے یہ رجحانات آنے والے ایک نئے زمانے کا اشارہ کر رہے تھے۔ یہ ایک عظیم سماجی اور معاشی تبدیلیوں کا زمانہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نئے نئے شہر وجود میں آ رہے تھے۔ صنعتی خطوں کی ترقی ہو رہی تھی، ریلوے کی توسیع ہو رہی تھی اور صنعتی انقلاب رونما ہو چکا تھا۔

صنعت کاری کے نتیجہ میں فیکٹریوں کے اندر مرد، عورتیں اور بچے یک جا ہو گئے۔ اکثر کام کے گھنٹے طویل تھے اور اجرتیں نہایت کم۔ بے روزگاری عام تھی، خاص طور سے اس وقت جب صنعتی مال کی مانگ کم ہو جاتی تھی۔ چونکہ شہر بڑی تیزی سے پھیل رہے تھے، اس لیے رہائش اور صفائی کے مسائل بڑھ

نئے الفاظ

سفریج۔ عورتوں کو ووٹ کا حق دینے کے لئے ایک تحریک

© NCERT not to be republished

شکل 1: عصری فنکار کی نظر میں انیسویں صدی کے وسط میں لندن کے غریب لوگ۔
لندن کے مزدور اور لندن کے غریب لوگ، 1861۔ ہینری مے ہیو کی نقاشی۔

رہے تھے روشن خیال اور ریڈیکلز ان مسائل کا حل تلاش کر رہے تھے۔

تقریباً تمام ہی صنعتیں انفرادی ملکیت ہوتی تھیں۔ روشن خیال اور ریڈیکلز دونوں ہی اکثر جائیداد کے مالک ہوتے تھے اور ملازم رکھتے تھے۔ تجارت یا صنعتی مہم کے ذریعہ دولت کمانے کے بعد ان کا خیال تھا کہ ایسی کوششوں کی ہمت افزائی ہونی چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ اس کے منافع اسی صورت میں حاصل ہوں گے اگر معیشت کے اندر موجود مزدور صحت مند ہو اور شہری تعلیم یافتہ ہوں۔ یہ لوگ پرانے طبقہ اشرافیہ کی ان مراعات کی مخالفت پر آمادہ ہوئے جو اس کو پیدائش سے حاصل تھیں۔ اسی کے ساتھ انفرادی پیش قدمی محنت اور مہم کاروبار کی اہمیت پر ان کو بھی مکمل یقین تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر افراد کی آزادی کو مستحکم بنایا جائے، اگر غریب لوگ محنت کر سکتے ہیں اور وہ لوگ جن کے پاس سرمایہ ہو بغیر کسی پابندی کے کام کر سکتے ہوں تو ان حالات میں تمام سماج ترقی کرے گا۔ انیسویں صدی کے ابتدائی حصے میں بہت سے مزدور مرد اور عورتیں جو دنیا میں تبدیلیوں کے خواہاں تھے، روشن خیال اور ریڈیکلز گروپوں کے اردگرد جمع ہو گئے۔

چند قوم پرست روشن خیال اور ریڈیکلز ایسے تھے جو 1815 میں یوروپ کے اندر قائم حکومتوں کا اختتام کرنا چاہتے تھے۔ فرانس، اٹلی، جرمنی اور روس میں یہ انقلابی بن گئے اور اس وقت کے موجود شہنشاہوں کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے کمربستہ ہو گئے۔ قوم پرستوں نے ایسے انقلابوں کی بات شروع کی جو ایسی نئی قوم پیدا کریں جہاں تمام شہریوں کو مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ 1815 کے بعد گیسپے مزینی نے جو کہ

ایک اطالوی قوم پرست تھا، اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے دوسروں کے ساتھ مل کر مہم چلائی۔ یورپی دنیا کے قوم پرستوں نے بشمول ہندوستان اس کے خیالات کو پڑھا۔

1.3 یوروپ میں اشتراکیت (سوشلزم) کی آمد

سماج کا ڈھانچہ کیسا ہونا چاہیئے، اس مسئلے پر شاید سب سے زیادہ دور رس بصیرت سوشلزم کی تھی۔ انیسویں صدی کے وسطی حصے تک یوروپ میں سوشلزم کے نظریات کی ایک ایسی مشہور جماعت تھی جس نے پوری دنیا کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

سوشلسٹ نظریے کے حامی نجی جائیداد کے مخالف تھے اور وہ اس کو ہر زمانے میں موجود تمام سماجی برائیوں کی جڑ تسلیم کرتے تھے۔ ان کا یہ اندازِ فکر کیوں تھا؟ افراد اس جائیداد کے مالک تھے جو لوگوں کو ملازمت دیتی تھی، لیکن صاحب جائیداد لوگوں کو صرف اپنے ذاتی منافع کی فکر لاحق رہتی تھی، نہ کہ ان لوگوں کی جو جائیداد کو پیداواری بناتے تھے۔ اس لیے کسی ایک فرد کی بجائے جائیداد پر بحیثیت مجموعی پورے سماج کا کنٹرول ہو تو اجتماعی سماجی مفادات پر زیادہ دھیان دیا جاسکے گا۔ اشتراکی گروہ یہی تبدیلی چاہتا تھا اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مہم چلا رہا تھا۔

کوئی سماج بغیر نجی جائیداد کے کس طرح چل سکتا تھا؟ اشتراکی سماج کی بنیاد کس پر قائم ہوگی؟

مستقبل کے بارے میں اشتراکیوں کی بصیرت مختلف تھی۔ ان میں سے چند ایسے تھے جو امداد باہمی یعنی کوآپریٹو کے نظریہ پر یقین رکھتے تھے۔ رابرٹ اووین نے (1858-1771) جو ایک معروف انگلش صنعت کار تھا، انڈیانا (یو ایس اے) میں نیو ہارمونی نام کی ایک امداد باہمی سوسائٹی بنانے کی کوشش کی۔ دوسرے اشتراکیوں کا خیال تھا کہ صرف انفرادی پیش قدمی کے ذریعہ اونچے پیمانے پر امداد باہمی سوسائٹیاں بنانا ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس سمت میں حکومتیں ایسی سوسائٹیوں کی ہمت افزائی کریں۔ مثال کے طور پر فرانس میں لوئس بلانک (1882-1813) چاہتا تھا کہ حکومت امداد باہمی سوسائٹیوں کی ہمت افزائی کرے اور سرمایہ دارانہ مہم کاروں کو ہٹائے۔ یہ امداد باہمی سوسائٹیاں عوام کی ایسی انجمنیں بنی تھیں جو مل کر اشیاء پیدا کرتیں اور ممبران کے کام کے مطابق منافع کو تقسیم کرلیتیں۔

کارل مارکس (1883-1818)، اور فریڈرک انگلیز نے ان تمام دلائل کے اندر دوسرے نظریات بھی شامل کردیے۔ مارکس نے دلیل یہ پیش کی کہ صنعتی سماج سرمایہ دارانہ تھا۔ فیکٹریوں میں لگے ہوئے سرمایہ کے مالک سرمایہ دار تھے جب کہ سرمایہ داروں کا منافع مزدور پیدا کرتے تھے۔ مزدوروں کی حالت میں سدھار اس وقت تک ممکن نہیں ہوسکتا جب تک کہ نجی سرمایہ دار منافع بٹورتے رہیں گے۔ مزدوروں کو سرمایہ دارانہ نظام اور نجی ملکیت کے اصول کو اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ مارکس کا یہ عقیدہ تھا کہ اپنے آپ کو سرمایہ دارانہ استحصال سے آزاد کرانے کے لیے مزدوروں کو ایک ایسے بنیادی اشتراکی سماج کی تعمیر کرنی ہوگی جہاں تمام جائیداد پر سماجی کنٹرول قائم ہو۔ یہ ایک کمیونسٹ سماج ہوگا۔ اس کو یقین تھا کہ

سرگرمی

نجی جائیداد کے سرمایہ دارانہ اور اشتراکی خیالات کے درمیان دو فرق بتائیے۔

© NCERT not to be republished

سرمایہ داروں کے ساتھ جنگ کی صورت میں مزدوروں کی فتح ناگزیر ہوگی۔ کمیونسٹ سماج مستقبل کا قدرتی سماج تھا۔

1.4 اشتراکیت کی حمایت

1870 کے دہے تک یوروپ میں اشتراکی نظریات پھیل گئے۔ اشتراکیوں نے اپنی کوششوں کے تال میل کے لیے ایک بین الاقوامی جماعت تشکیل کی جو سیکنڈ انٹرنیشنل کے نام سے مشہور ہے۔

بہتر معیار زندگی اور کام کی شرائط کی خاطر جنگ کرنے کے لیے انگلینڈ اور جرمنی میں مزدوروں نے انجمنیں بنانا شروع کر دیں۔ مصیبت اور ضرورت کے وقت اپنے ممبران کی مدد کے لیے انہوں نے باقاعدہ فنڈ جمع کیے۔ کام کے گھنٹوں میں کمی اور ووٹ دینے کے حق کا مطالبہ کیا۔ جرمنی میں ان انجمنوں نے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SDP) کے ساتھ قریبی رشتہ قائم کیا اور پارلیمنٹ کی نشستیں جیتنے میں اس کی مدد کی۔ 1905 تک اشتراکیوں اور ٹریڈ یونین کے حامیوں نے برطانیہ میں لیبر پارٹی اور فرانس میں سوشلسٹ پارٹی کی تشکیل کی تاہم 1914 تک یوروپ میں حکومت بنانے میں اشتراکیوں کو کبھی کامیابی نہیں ملی۔ تاہم پارلیمانی سیاست میں ان کی مضبوط تعداد نے قانون سازی میں اہم کردار ضرور نبھایا۔ لیکن حکومت قدامت پسند، روشن خیال اور ریڈیکلز چلاتے رہے۔

سرگرمی

تصور کیجیے کہ نجی جائیداد ختم کرنے اور اجتماعی ملکیت شروع کرنے اور اشتراکی نظریات پر بحث کرنے کے لیے آپ کے علاقے میں ایک میٹنگ بلائی گئی ہے۔ اس میٹنگ کے لیے ایک تقریر لکھیے اگر آپ ہوں

- کھیت پر کام کرنے والا ایک غریب مزدور
- ایک درمیانی سطح کا زمیندار۔
- ایک مالک مکان۔

شکل 2: یہ 1871 پیرس کمیون کی ایک تصویر ہے (السٹریٹیڈ لندن نیوز، 1871 سے لی گئی)۔ یہ مارچ اور مئی 1871 کے درمیان پیرس میں عوامی شورش کے ایک سین کی تصویرکشی کرتی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پیرس کی ٹاؤن کونسل (کمیون) پر عوام کی حکومت نے قبضہ کرلیا تھا جس میں مزدور، معمولی لوگ، پیشہ ور، سیاسی کارکن اور دوسرے لوگ شامل تھے۔ یہ شورش فرانسیسی ریاست کے خلاف بڑھتی بے اطمینانی کے پس منظر میں ابھر کر آئی تھی۔ بالآخر حکومت کے فوجی دستوں نے اس شورش کو طاقت سے کچل دیا لیکن پوری دنیا میں اشتراکی انقلاب کے پیش خیمے کی حیثیت سے اشتراکیوں نے پیرس کمیون کا جشن منایا۔ پیرس کمیون کی دوسری اہم میراثیں بھی ہیں۔ پہلی یہ کہ مزدوروں کے لال جھنڈے کے ساتھ اس کی وابستگی کیونکہ کمیونارڈون (پیرس کے انقلابیوں) نے یہی جھنڈا اپھیرایا۔ دوسری، یہ کہ 1792 میں لکھا گیا ایک جنگی گانا مارسئی (Marseillaise) کمیون اور حریت کی جدوجہد کی علامت بن گیا۔

2 روسی انقلاب

یوروپین ممالک کے سب سے کم صنعتی بنے ممالک میں سے ایک میں صورت حال بالکل برعکس تھی۔ روس میں 1917 کے اکتوبر انقلاب کے ذریعہ اشتراکیوں نے حکومت پر قبضہ کرلیا۔ فروری1917 میں شہنشاہیت کا زوال اور اکتوبر کے واقعات تاریخ میں عام طور سے ''روسی انقلاب'' کے نام سے مشہور ہیں۔

یہ انقلاب کس طرح رونما ہوا؟ جس وقت انقلاب آیا، روس میں سماجی اور سیاسی حالات کیا تھے؟ ان سوالات کا جواب دینے کے لیے، آیئے انقلاب سے پہلے کے چند سالوں کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں۔

شکل 3: ونٹر پلیس کے وہائٹ ہاؤس میں زار نکولس دوم۔
ایس۔ ٹی پیٹرس برگ 1900
ارنیسٹ لیپگارڈ نے مصوری کی

2.1 روسی سلطنت 1914 میں

1914 میں زار نکولس دوم روس اور اس کی سلطنت کا حکمران تھا۔ ماسکو کے قرب و جوار کے علاقے کے علاوہ روسی سلطنت میں موجود فن لینڈ، لاتویا، لیتھونیا، اسٹونیا اور پولینڈ، یوکرین اور بیلا روس کے کچھ حصے شامل تھے۔ اس کی سرحدیں بحرالکاہل تک پھیلی تھیں جس میں آج کی مرکزی ایشیائی ریاستیں اور جارجیا، ارمینیا اور آذربائیجان بھی شامل تھے۔ روسی آرتھوڈاکس عیسائیت اکثریتی لوگوں کا مذہب تھا جس کی پیدائش یونانی راسخ العقیدہ چرچ سے ہوئی تھی۔ لیکن سلطنت میں کیتھولک، پروٹیسٹنٹ، مسلمان اور بودھ بھی شامل تھے۔

2.2 معیشت اور سماج

بیسویں صدی کی ابتدا تک روسی باشندوں کی ایک بڑی اکثریت زراعت پیشہ تھی روسی سلطنت کی کل

شکل 4: 1914 میں یوروپ: (یہ نقشہ پہلی عالمی جنگ میں شامل روسی سلطنت اور یوروپین ممالک کو دکھاتا ہے)

© NCERT not to be republished

آبادی کے 85 فیصد لوگ اپنی روزی زراعت سے کماتے تھے۔ زیادہ تر یوروپی ممالک کی بہ نسبت یہ تعداد زیادہ تھی۔ مثال کے طور پر فرانس اور جرمنی میں یہ تناسب 40 فی صد اور 50 فی صد تھا سلطنت کے اندر کاشتکار مارکیٹ کے لیے اور خود اپنی ضروریات پورا کرنے کے لیے پیداوار کرتے تھے اور روس برآمد کرنے والا ایک بڑا ملک تھا۔

صنعت چھوٹے چھوٹے علاقوں تک ہی محدود تھی۔ سینٹ پٹرس برگ اور ماسکو کے خطے اہم صنعتی علاقے تھے۔ زیادہ تر پیداوار دستکار کیا کرتے تھے لیکن دست کاری کی ورک شاپوں کے ساتھ بڑی بڑی فیکٹریاں بھی موجود تھیں۔ 1890 کے دہے میں بہت سی فیکٹریاں اس وقت قائم ہوئیں جب روس کے ریلوے نظام کی توسیع ہوئی اور صنعت میں غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھ گئی۔ کوئلے کی پیداوار دوگنی ہوگئی اور لوہے اور فولاد کی پیداوار چار گنی ہوگئی۔ 1900 کے دہے کے آنے تک فیکٹری میں کام کرنے والوں کی آبادی اور دستکاروں کی آبادی تقریباً برابر تھی۔

شکل 5: جنگ سے پہلے سینٹ پیٹرس برگ میں بے کار کسان
بہت سے لوگوں نے خیراتی مطبخوں اور غریب خانوں کی مدد سے اپنی زندگی گزاری۔

زیادہ تر صنعت، صنعت کاروں کی نجی جائیداد تھی۔ حکومت بڑی بڑی فیکٹریوں پر نظر رکھتی تھی تاکہ کام کے گھنٹوں کی حد کا تعین ہو اور مزدوروں کو معقول اجرت ملتی رہے۔ لیکن فیکٹری کے معائنہ کرنے والے افسران قواعد کو توڑنے سے روک نہ سکے۔ دستکاری اکائیوں اور چھوٹی چھوٹی ورکشاپوں میں فیکٹریوں کے 10 یا 12 گھنٹوں کے اوقات کے مقابلے مزدور بعض اوقات 15 گھنٹے کام کرتے تھے۔ رہائش کی جگہوں میں کمروں سے لے کر اجتماعی خواب گاہیں شامل تھیں۔

شکل 6: انقلابی روس سے پہلے تہ خانوں اور اجتماعی خواب گاہوں میں سوتے ہوئے مزدور
وہ باری باری سے سوتے تھے اور اپنے کنبے کو ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے۔

مزدور سماجی طور پر بٹے ہوئے تھے۔ چند لوگوں کا ان گاؤں سے گہرا تعلق تھا جن سے وہ آئے تھے جب کہ دوسرے مستقل طور سے شہروں میں آباد ہو گئے تھے۔ مہارت کے معاملہ میں بھی مزدور بٹے ہوئے تھے۔ سینٹ پیٹرس برگ کے ایک دھات کے کام کرنے والے کو یاد ہے کہ اس وقت دھات کا کام کرنے والے دوسرے مزدوروں کے مقابلے خود کو اعلیٰ طبقے کا تسلیم کرتے تھے کیونکہ ان کے پیشے کے لیے زیادہ تربیت اور مہارت کی ضرورت پیش آتی تھی۔ 1914 کی مدت تک عورتیں مزدوروں کا 31 فیصد تھیں لیکن ان کو اجرتیں مردوں سے کم ملتی تھیں (مردوں سے آدھی سے لے کر تین چوتھائی تک) لباس اور راطوار سے بھی مزدوروں کے درمیان فرق کو دیکھا جاسکتا تھا۔ جنسیت کے حساب سے بھی مزدوروں میں تفریق رواتھی۔ چند کارندے ایسے بھی تھے جنھوں نے بیکاری یا مالی پریشانیوں سے نمٹنے کے لیے اپنے ممبران کی مدد کے لیے انجمنیں بنالی تھیں لیکن ایسی انجمنوں کی تعداد بہت کم تھی۔

ان تفریقوں کے باوجود جو تمام مزدور ہڑتال کے لیے متحد ہو جاتے تھے۔ جب برطرفی یا کام کی شرائط کے بارے میں مالکوں کے ساتھ اختلاف پیدا ہوتا تو ان تمام تقسیموں کے باوجود تمام مزدور ہڑتال کرنے کے لیے متحد ہو جاتے تھے۔ 97-1896 کے زمانے میں پارچہ بافی کی صنعت میں اور 1902 میں دھاتوں کی صنعت میں ایسی ہڑتالیں بار بار ہوئی تھیں۔

دیہی علاقے میں کسان زیادہ تر زمین پر کاشتکاری کرتے تھے۔ بادشاہ، طبقہ اشرافیہ اور آرتھوڈاکس

NCERT not to be republished

چرچ بڑی بڑی جائیدادوں کے مالک تھے۔مزدوروں کی طرح کسان بھی بٹے ہوئے تھے۔وہ تنگ نظر اور بے حد مذہبی بھی تھے۔لیکن چند استثناؤں کو چھوڑ کر ان کو امراء طبقے کا کوئی احترام نہ تھا۔زار کے لیے اپنی خدمات کے ذریعہ امراء کو اقتدار اور حیثیت حاصل تھی نہ کہ مقامی قبولیت سے۔ یہ صورت حال فرانس سے بالکل جداگانہ تھی جہاں بریٹنی میں فرانسیسی انقلاب کے دوران کسان امراء کا احترام کرتے تھے اور ان کی حمایت میں جنگ کی۔روس میں کسان چاہتے تھے کہ امراء کی زمینیں ان کو دی جائیں۔کئی بار ایسا بھی ہوا جب کسانوں نے زمین کا کرایہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور یہاں تک کہ ان کو قتل بھی کر ڈالا۔ جنوبی روس میں1902 کے دوران ایسے واقعات بڑے پیمانے پر ہوئے اور1905 میں ایسے واقعات پورے روس میں رونما ہوئے۔

روسی کسان، دوسرے یوروپی کسانوں سے دوسرے طور سے بھی مختلف تھے۔وہ وقتاً فوقتاً اپنی زمینوں کو مشترکہ طور سے بھی بانٹ لیتے تھے جس کا منافع آپس میں تقسیم ہوتا تھا اور ان کی کمیون (میر) اس کو فیملی کی ضروریات کے مطابق تقسیم کرتی تھی۔

2.3: روس میں اشتراکیت (سوشلزم)

1914 سے پہلے روس کے اندر تمام سیاسی پارٹیاں غیر قانونی تھیں۔ان لوگوں نے جو مارکس کے خیالات سے متاثر تھے، روس میں1898 میں روسی سوشل ڈیموکریٹک ورکرس پارٹی قائم کی۔حکومت کے جبر و تشدد کی وجہ سے اس کو ایک غیر قانونی تنظیم کی حیثیت سے کام کرنا پڑا۔اس نے ایک اخبار بھی نکالا۔مزدوروں کو متحد کیا اور ہڑتالیں منظّم کیں۔

چند روسی سوشلسٹ ایسے بھی تھے جن کا خیال تھا کہ وقتاً فوقتاً زمین کو تقسیم کرنے کا روسی کسانوں کا رواج ان کو قدرتی سوشلسٹ بنا دیتا تھا۔اس لیے مزدور نہیں بلکہ کسان انقلاب کے لیے اہم قوت ہوں گے اور روس دوسرے ممالک کی بہ نسبت زیادہ تیزی سے سوشلسٹ ملک بن کر ابھرے گا۔انیسویں صدی کے آخر میں یہ سوشلسٹ دیہی علاقوں میں سرگرم تھے۔انہوں نے1900 میں سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی تشکیل کی۔اس پارٹی نے کسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی اور امراء کی زمین کسانوں کو دینے کا مطالبہ کیا۔سوشل ڈیموکریٹس کسانوں کے بارے میں سوشلسٹ انقلابیوں سے اختلاف رائے رکھتے تھے لینن کا خیال تھا کہ کسان ایک متحدہ گروپ نہیں ہے۔چند ایسے کسان تھے جو غریب تھے جب کہ دوسرے مالدار۔کچھ ایسے تھے جو مزدوروں کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ جب کہ دوسرے ایسے سرمایہ دار کسان تھے جو مزدوروں کو ملازم رکھتے تھے۔ان کے اندر اس تفریق کی موجودگی دیکھتے ہوئے ایسا ہرگز ممکن نہ تھا کہ تمام ہی کسان اشتراکی تحریک کا حصہ بن سکیں۔

تنظیم کی حکمت عملی پر پارٹی بٹ گئی۔ولادیمر لینن (جس نے بالشویک گروپ کی رہنمائی کی تھی) کا خیال تھا کہ زار شاہی روس جیسے جابرانہ سماج میں پارٹی منظّم ہونی چاہیئے اور اس کے ممبران کے معیار کی تعداد پر کنٹرول ہونا چاہیئے۔ جب کہ دوسروں (من شوکس) کا خیال تھا کہ پارٹی کے دروازے سب کے لیے کھلے ہونے چاہئیں۔(جیسا کہ جرمنی میں تھا)

ماخذA

الیگزنڈر شیلیاپ نیکوو نے جو اپنے وقت کا ایک سوشلسٹ مزدور تھا ،اپنے ان جلسوں کا بیان لکھا ہے جو منظّم کیے جاتے تھے:

فیکٹریوں اور ورکشاپوں میں انفرادی پروپگنڈا کیا جاتا تھا بحث ومباحثے کے لیے حلقے طے کیے جاتے تھے۔سرکاری مسائل سے وابستہ معاملات پر قانونی مشورے کیے جاتے تھے۔لیکن اس سرگرمی کو نہایت مہارت کے ساتھ کام کرنے والے طبقے کی آزادی کے لیے متحد کیا جاتا تھا۔موقعہ کی نزاکت کو دیکھ کر نہایت منظّم طریقے سے دوپہر کے کھانے کے وقت، شام کی چھٹی کے بعد دروازے کے سامنے صحن میں یا کئی منزلہ عمارتوں میں اور سیڑھیوں پر غیر قانونی جلسے کیے جاتے تھے۔سب سے زیادہ ''چوکنے مزدور گزرگاہ میں ایک حلقہ بناتے تھے اور پوری کی پوری بھیڑ باہر جانے کے راستے پر اکٹھا ہو جاتی تھی۔ ایک مقرر کسی مناسب مقام پر کھڑا ہوتا تھا۔ انتظامیہ فون پر پولیس سے رابطہ قائم کرتا تھا لیکن تقریر ان کے آنے سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہوتی تھیں اور جب تک پولیس پہنچتی اہم فیصلے پہلے ہی کئے جا چکے ہوتے تھے

الیگزنڈر شیلیاپ نیکوو1917 سے بالکل پہلے ''انقلابی انڈر گراؤنڈ کے تذکرے'' سے ماخذ

© NCERT not to be republished

2.4 پرآشوب زمانہ:1905 کاانقلاب

روس میں شخصی حکومت قائم تھی۔ دوسرے یوروپین حکمرانوں کے برخلاف بیسویں صدی کی شروعات تک بھی زار پارلیمنٹ کا تابع نہ تھا۔روسی روشن خیالوں نے ان حالات کے خاتمے کے لئے مہم چلائی۔ سوشل ڈیموکریٹس اور سوشلسٹ انقلابیوں کے ساتھ مل کر آئین کے مطالبے کے لئے 1905 کے انقلاب کے دوران انہوں نے کسانوں اور مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کیا۔سلطنت کے اندران کوقوم پرستوں (مثال کے طور پر پولینڈ میں) اور مسلمانوں کے تسلط والے علاقے میں جدید یوں (jadiolists)کی حمایت حاصل تھی (جواپنے ملک کے اندر جدیدی اسلام کا فروغ چاہتے تھے)۔

خاص طور سے 1904 کا سال روسی مزدوروں کے لیے بڑا خراب تھا۔اشیائے ضروریہ کی قیمتیں اتنی تیزی سے بڑھیں کہ حقیقی اجرتیں بیس فیصد گھٹ گئیں۔مزدور انجمنوں کی ممبرشپ ڈرامائی طور سے بڑھ گئی۔جب 1904 میں تشکیل ہوئی روسی مزدوروں کی اسمبلی کے چار ممبران کو پیوتیلو آئیرن ورکس سے برخاست کیا گیا تو ہڑتال کی مانگ کی گئی۔آنے والے چند ہی دنوں میں 1,10000 سے زیادہ مزدوروں نے کام کا وقت آٹھ گھنٹے یومیہ، اجرتوں میں اضافے اور کام کے حالات میں اصلاح کا مطالبہ کرتے ہوئے سینٹ پیٹرس برگ میں ہڑتال کردی۔

جب فادر گیپان کی رہنمائی میں مزدوروں کا جلوس ونٹر پلیس پہنچا تو پولیس اور کوساکس (روسی رسالے) نے اس پر حملہ کردیا اس موقعہ پر 100 مزدور ہلاک اور 300 زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ ’’خونی اتوار‘‘ (Bloody Sunday) کے نام سے مشہور ہے۔اس کے بعد واقعات کا جوسلسلہ شروع ہوا وہ تاریخ میں 1905 کے انقلاب کے نام سے مشہور ہے۔ ملک میں ہڑتالیں ہوئیں اور جب طلباء شہری آزادیوں کی کمی کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے اپنی کلاسوں سے باہر آئے تو یونیورسٹیاں بند ہوگئیں۔ وکلاء ڈاکٹروں انجنیئروں اور متوسط طبقے کے دوسرے مزدوروں نے یونینوں کی ایک یونین بنائی اور ایک آئین ساز اسمبلی کا مطالبہ کیا۔

1905 کے انقلاب کے اس زمانے میں زار نے ایک منتخبہ مشاورتی پارلیمنٹ یا ڈیوما (Duma) بنانے کی اجازت دیدی۔ انقلاب کے بعد تھوڑی مدت تک فیکٹری مزدوروں سے مل کر بنی ٹریڈ یونینیں اور فیکٹری کمیٹیاں بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ اگرچہ 1905 کے بعد زیادہ تر کمیٹیاں اور یونینیں غیر سرکاری طور پر اپنا کام کرتی رہیں کیونکہ ان کو غیر قانونی قرار دیا جاچکا تھا۔ سیاسی سرگرمیوں پر بھی سخت پابندیاں عائد کردی گئیں۔ زار نے 75 دن کے اندر خود پہلی ڈیوما (Duma) کو برخاست کردیا اور تین ماہ کے اندر اندر دوسری ڈیوما کو بھی کرڈالا۔ وہ اپنے اقتدار اور شخصی حکومت کے اختیارات پر کوئی سوال اٹھتا دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔اس نے ووٹ دینے کے قوانین بدل کر رکھ دیے اور تیسری ڈیوما میں قدامت پسند سیاست داں بھر دیے۔روشن خیالوں اور انقلابیوں کو اس سے باہر ہی رکھا گیا۔

سرگرمی

1905 میں روس کے اندر انقلابی شورشیں برپا کیوں ہوئیں؟ 1905 کے انقلاب میں مزدوروں کے اہم مطالبات کیا تھے؟

نئے الفاظ

حقیقی اجرت:۔نقدی اجرت کا وہ مول جو اناج اور اشیاء کی خرید سے طے ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

2.5 پہلی عالمی جنگ اور روسی سلطنت

شکل 7: پہلی عالمی جنگ کے دوران روسی فوجی
شاہی روسی فوج ''روسی اسٹیم رولر'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی مسلح فوج تھی۔ جب اس فوج نے اپنی وفاداری بدل کر انقلابیوں کی حمایت شروع کی تو زار کی قوت اور اقتدار لڑکھڑانے لگا۔

جرمنی، آسٹریا اور ترکی (مرکزی طاقتیں) اور فرانس، برطانیہ اور روس (بعد میں اٹلی اور رومانیہ) کے درمیان 1914 میں جنگ چھڑ گئی۔ ہر ملک کی ایک اپنی بہت بڑی (عالمی سطح پر) سلطنت تھی اور یہ جنگ یوروپ اور اس کے باہر دونوں محاذوں پر لڑی گئی۔ یہ پہلی عالمی جنگ تھی۔

ابتدا میں روس میں جنگ کافی مقبول تھی اور لوگ زار نکولس دوم کی حمایت میں آگے آئے۔ جنگ جاری رہی اور جب زار نے ڈیوما کے اندر موجود اہم پارٹیوں سے مشورہ کرنے سے انکار کر دیا تو اس کی حمایت میں کمی واقع ہوئی۔ جرمن مخالف جذبات بلندیوں کو جا پہنچے، جس کی مثال سینٹ پیٹرس برگ (جو جرمن نام تھا) کا نام بدل کر پیٹروگراڈ کہا جاتا ہے۔ زارنیا الیگزینڈرا کی جرمن اصل (نسب) اور اس کے کمزور مشیروں، خاص طور سے راس پوتن نام کے راہب نے شخصی حکومت کو غیر مقبول بنا دیا۔

پہلی عالمی جنگ میں مشرقی سرحد پر جاری لڑائی مغربی سرحد پر لڑی جانے والی جنگ سے قطعاً مختلف تھی۔ مغربی محاذ جنگ پر فوجیں مشرقی فرانس کے متوازی پھیلی خندقوں سے لڑ رہی تھیں جب کہ مشرقی محاذ پر فوجیں حرکت پذیر تو تھیں اور مورچے بھی لڑے گئے، مگر جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ یکے بعد دیگرے ہونے والی ہار دل دہلانے والی اور ہمت پست کرنے والی تھی۔ 1914 اور 1916 کے درمیان روسی افواج جرمنی اور آسٹریا میں بری طرح ہاریں۔ 1917 تک کی جنگ میں 70 لاکھ فوجی مارے گئے۔ جب فوج واپس لوٹی تو روسی افواج نے کھڑی فصلوں اور عمارتوں کو تباہ و برباد کر ڈالا تا کہ دشمن کسی بھی قسم کے مادی سہارے سے محروم رہے فصلوں اور عمارتوں کی تباہی کے نتیجہ میں روس کے اندر 30 لاکھ مہاجر جمع ہو گئے۔ اس صورت حال سے حکومت اور زار کے وقار کو دھکا لگا جس سے دونوں کی بدنامی ہوئی۔ فوجی ایسی جنگ لڑنے کو بالکل تیار نہ تھے۔

جنگ کا صنعت پر بھی برا اثر پڑا۔ روس میں خود اپنی صنعتوں کی تعداد نہایت کم تھی اور بحیرہ بالٹک پر جرمن قبضے کی وجہ سے صنعتی اشیاء کے دوسرے ماخذ سے روس کٹ کر رہ گیا۔ یوروپ کی بہ نسبت روس کے اندر صنعتی ساز و سامان زیادہ تیزی سے منتشر ہوا۔ 1916 تک ریلوے لائنیں ٹوٹنا شروع ہو گئیں۔ صحت مند لوگوں کو جنگ کے لیے طلب کر لیا گیا۔ اس وجہ سے ملک میں مزدوروں کی کمی ہو گئی اور اشیائے ضروریہ پیدا کرنے والی چھوٹی چھوٹی ورک شاپس بند ہو گئیں۔ فوج کا پیٹ بھرنے کے لیے اناج کی ایک بڑی مقدار محاذ جنگ پر بھیج دی گئی۔ شہر میں رہنے والے لوگوں کے لیے روٹی اور آٹے کی قلت پیدا ہو گئی۔ 1916 کے سردی کے موسم آنے تک روٹی کی دوکانوں پر فسادات عام ہو گئے تھے۔

سرگرمی

1916 میں آپ مشرقی محاذ جنگ پر زار کی فوج کے ایک جنرل ہیں۔ آپ ماسکو میں بیٹھے حکومت کے لیے ایک رپورٹ لکھ رہے ہیں۔ اپنی رپورٹ لکھیے اور مشورہ دیجیے کہ صورت حال کو بہتر بنانے میں حکومت کو کیا کرنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

3 پیٹروگراڈ میں فروری انقلاب

1917 کے سردی کے موسم میں راجدھانی پیٹروگراڈ میں حالات نہایت سنجیدہ تھے۔ شہر کے لوگوں کی اندرونی تفریق شہر کی ترتیب سے بھی جھلکتی ہے۔ مزدوروں کے کوارٹر اور فیکٹریاں نیوا ندی کے دائیں کنارے پر واقع تھے۔ اس کے بائیں کنارے پر نہایت پرشکوہ علاقے تھے جہاں ونٹر پلیس اور دوسری سرکاری عمارتیں تھیں جن میں وہ محل بھی شامل تھا جہاں ڈیوما کی نشست ہوتی تھی۔ فروری 1917 میں مزدوروں کی رہائش گاہوں میں کھانے کی قلت کو بڑی سختی سے محسوس کیا گیا۔ سردیاں بڑی شدید تھیں اس سال غیر معمولی پالا اور بھاری برفباری دیکھنے میں آئی تھی۔ ممبران پارلیمینٹ جو منتخبہ حکومت کے طرفدار تھے، ڈیوما کو تحلیل کرنے کی زار کی خواہش کے مخالف تھے۔

22 فروری کو ندی کے دائیں کنارے پر واقع ایک فیکٹری میں تالا بندی ہوگئی اگلے ہی دن پچاس فیکٹریوں کے مزدوروں نے اس کی حمایت میں ہڑتال کردی۔ بہت سے مقامات پر تو عورتوں نے ہڑتالوں کی رہنمائی کی۔ اس دن کا نام ''بین الاقوامی یوم خواتین'' (International Women's Day) پڑا۔ مظاہرہ کرتے ہوئے مزدور، فیکٹری رہائش گاہوں سے گزر کر راجدھانی کے مرکز نوسکی ر سپکٹ تک جا پہنچے۔ یہ وہ مرحلہ تھا جب کوئی بھی سیاسی پارٹی پوری سرگرمی سے تحریک کو منظم نہیں کر رہی تھی۔ جوں ہی فیشن ایبل رہائش گاہوں اور سرکاری عمارتوں کو مزدوروں نے گھیرا حکومت نے کرفیو نافذ کردیا۔ شام تک مظاہرین تتر بتر ہو گئے لیکن 24 اور 25 فروری کو وہ واپس لوٹ آئے۔ حکومت نے مظاہرین پر نظر رکھنے کے لیے اسپ سوار فوج اور پولیس بلالی۔

شکل 8: ڈیوما میں اجلاس کرتے ہوئے پیٹروگراڈ سوویت، فروری 1917

اتوار 25 فروری کو حکومت نے ڈیوما کو معطل کردیا۔ اس اقدام کے خلاف سیاسی رہنماؤں نے اپنی آواز بلند کی۔ مظاہرین 26 فروری کو ندی کے بائیں کنارے پر واقع گلیوں میں پوری طاقت کے ساتھ لوٹ آئے۔ 27 فروری کو پولیس ہیڈ کوارٹر پر لوٹ مار ہوئی گلیاں لوگوں سے اٹی پڑی تھیں لوگ روٹی، اجرتوں، کام کے بہتر گھنٹوں اور جمہوریت کے بارے میں نعرے لگا رہے تھے۔ حکومت نے صورت حال پر قابو پانے کی کوشش کی اور اس مسئلہ کے حل کے لیے اسپ سوار فوج بلالی گئی۔ تاہم اسپ سوار فوج نے مظاہرین پر گولی چلانے سے انکار کردیا۔ رجمنٹ کی بیرکوں میں ایک افسر کو گولی ماردی گئی اور تین دوسری فوجی ٹکڑیوں نے بغاوت کردی اور ہڑتالی مزدوروں کا ساتھ دینے کا عہد کیا۔ شام تک فوجی اور ہڑتالی مزدور اسی عمارت میں جہاں ڈیوما کا اجلاس ہوتا تھا، سوویت یا کونسل بنانے کے لیے جمع ہوئے۔ یہ پیٹروگراڈ سوویت تھی۔

اگلے ہی دن ملاقات کرنے کے لیے ایک وفد زار کے پاس پہنچا۔ فوجی کمانڈروں نے اس کو تخت سے دست بردار ہونے کی صلاح دی۔ 2 مارچ کو اس نے ان کی

صلاح پر عمل کیا۔ملک کا نظام چلانے کے لیے سوویت رہنماؤں اور ڈیوما کے رہنماؤں نے ایک عارضی حکومت (Provisional Government) بنائی اور طے پایا کہ روس کے مستقبل کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی کو سونپا جائے جس کا چناؤ عالمگیر بالغ رائے دہندگی کے اصول پر ہو۔ پیٹرو گراڈ نے اس فروری انقلاب کی رہنمائی کی تھی جس کی وجہ سے فروری 1917 میں روس کے اندر شہنشاہیت کا خاتمہ ہوا۔

باکس 1

فروری انقلاب میں عورتوں کی شمولیت

''اکثر خواتین مزدوروں نے اپنے ساتھی مرد مزدوروں کو تحریک دلائی۔ لارنز ٹیلی فون فیکٹری میں مارفا واسیلیوا نے تن تنہا ایک کامیاب ہڑتال کروائی اس صبح یوم خواتین کی تقریب میں خواتین مزدوروں نے مردوں کو سرخ کمانیں پیش کیں۔اس وقت مارفا واسیلیوا نے جو ایک ملنگ مشین چلاتی تھی اپنے کام کو روک دیا اور بے مدت ہڑتال کا اعلان کر دیا۔اس کے ساتھ کام کرنے والے مزدور اس کی حمایت کو تیار ہو گئے۔فورمین نے انتظامیہ کو اطلاع دی اور اس کو ایک ڈبل روٹی بھیج دی۔اس نے ڈبل روٹی تو قبول کر لی لیکن کام پر واپس جانے سے انکار کر دیا۔منتظم نے اس سے پوچھا کہ اس نے کام کرنے کو انکار کیوں کیا تھا۔اس نے جواب دیا''میں تنہا ہی شکم سیر نہیں ہو سکتی جب کہ دوسرے بھوکے ہیں'' فیکٹری کے دوسرے حصوں سے بھی عورتیں مارفا کے ارد گرد اس کی حمایت میں جمع ہو گئیں اور اس کے بعد تمام دوسری عورتوں نے بھی کام روک دیا۔جلد ہی مردوں نے بھی اپنے اوزار چھوڑ دیے اور پوری بھیڑ گلی میں جمع ہو گئی''۔

''نامور عورتیں'' (2002) چھوئی چڑ جی سے ماخوذ۔

3.1 فروری کے بعد

عارضی حکومت میں فوجیوں، زمینداروں اور صنعت کاروں کا کافی اثر تھا۔لیکن ان میں موجود روشن خیال اور اشتراکی عناصر مستقبل میں آنے والی منتخبہ حکومت کے لیے سیاسی سرگرمیوں کی ہمت افزائی کر رہے تھے۔عوامی جلسوں اور انجمنوں سے پابندیاں ہٹالی گئیں تھیں ہر جگہ پیٹرو گراڈ سوویت جیسی سوویتیں' قائم کی گئیں۔اگر چہ اس ضمن میں انتخاب کے کسی مشترکہ نظام پر عمل نہیں کیا جا رہا تھا۔

اپریل 1917 میں بالشویک رہنما ولادمیر لینن اپنی جلاوطنی کے بعد روس واپس لوٹے۔اس نے اور بالشویکیوں نے 1914 سے ہی جنگ کی مخالفت کی تھی۔اس نے سوچا کہ اقتدار پر سویتیوں کے قبضہ کرنے کا یہی موقعہ ہے۔اس نے جنگ ختم کرنے، کسانوں کو زمین منتقل کرنے اور بینکوں کو قومیانے کا اعلان کر دیا۔یہ تین مطالبات لینن کے اپریل تھیسس (دعوے) (April Thesis) تھے۔اس نے یہ دلیل بھی پیش کی کہ نئے Redical مقاصد کو ظاہر کرنے کے لیے بالشویک پارٹی کا نیا نام کمیونسٹ پارٹی رکھا جائے۔شروع میں تو بالشویک پارٹی میں موجود زیادہ تر لوگ 'اپریل دعوے'' سے حیران رہ گئے۔ان کا خیال تھا کہ ابھی اس اشتراکی انقلاب کے لیے موزوں اور مناسب وقت نہیں تھا اور عارضی حکومت کو حمایت کی ضرورت تھی۔لیکن آنے والے مہینوں کے حالات نے ان کے انداز فکر کو بدل ڈالا۔

سرگرمی

ذریعہ A باکس 1 پر دوبارہ نظر ڈالیے۔

- مزدوروں کے مزاج میں آئی پانچ تبدیلیاں درج کیجیے۔
- خود کو ایک ایسی عورت کی جگہ پر رکھیے جس نے دونوں صورتوں کا مشاہدہ کیا ہے اور حالات میں آئی تبدیلی کا حال بیان کیجیے۔

© NCERT not to be republished

پورے گرمیوں کے موسم میں مزدور تحریک طول وعرض میں پھیل گئی۔صنعتی علاقوں میں ایسی فیکٹری کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی جنھوں نے صنعت کاروں کے کارخانوں سے وابستہ طریقہ کار پر سوال کرنا شروع کیے۔ٹریڈ یونینوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔فوج میں سپاہیوں کی کمیٹیاں بنائی گئیں۔جون میں 500 سوویتیوں نے کل روسی کانگریس میں اپنے نمائندے بھیجے۔جب عارضی حکومت نے اپنی طاقت گھٹتے اور بالشویکی اثر کو بڑھتے دیکھا تو اس نے پھیلتی بے اطمینانی کے خلاف سخت اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا۔اس نے کارخانوں کو چلانے میں مزدوروں کی کوششوں کے خلاف مدافعت شروع کی اور لیڈروں کو گرفتار کرنا شروع کردیا۔ جولائی 1917 میں بالشویکیوں کے ذریعہ چلائے گئے عوامی مظاہروں کو سختی سے دبایا گیا۔متعدد بالشویکی رہنماؤں کو روپوش ہونا اور بھاگنا پڑا۔

اسی دوران دیہی علاقے میں کسانوں اور ان کے اشتراکی انقلابی رہنماؤں نے زمین کی دوبارہ تقسیم پر زور دینا شروع کیا۔ اس صورت حال پر قابو پانے کے لیے زمینی کمیٹیوں (Land Committiees) کی تشکیل ہوئی۔ اشتراکی انقلابوں سے تحریک پاکر کسانوں نے جولائی اور ستمبر 1917 کے درمیان زمین پر قبضہ کرنا شروع کردیا۔

شکل9: اپریل 1917 میں مزدوروں کو خطاب کرتے ہوئے لنین کی بالشویکی شبیہ۔

3.2 اکتوبر 1917 کا انقلاب

جب عارضی حکومت اور بالشویکیوں کے درمیان اختلافات بڑھے ،لنین کو اس بات کا خوف ہوا کہ عارضی حکومت آمریت قائم کردے گی۔ستمبر میں اس نے حکومت کے خلاف بغاوت شروع کرنے کے

شکل10: جولائی کے دن: 17 جولائی 1917 کو بالشویک حامی احتجاج پر گولیاں برساتی فوج۔

لیے بات چیت کرنا شروع کی۔ فوج، سوویتوں اور کارخانوں میں موجود بالشویکی حامیوں کو یک جا کیا۔

شکل 10: جولائی کے ایام: 17 جولائی 1917 کو بالشویک حامی مظاہرین پر گولیاں برساتی فوج۔

16 اکتوبر 1917 کو لنین نے پیٹروگراڈ سوویت اور بالشویک پارٹی کو اقتدار کے اشترا کی قبضے پر راضی کیا۔ قبضہ کے اس منصوبے کو منظّم کرنے کے لیے لیون ٹراٹسکی کے تحت سوویت نے ایک فوجی انقلابی کمیٹی (Military Revolutionary Committee) کا تقرر کیا اس کی تاریخ صیغہ راز میں رکھی گئی۔

24 اکتوبر کو بغاوت کی ابتدا ہوئی ۔مستقبل میں آنے والی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے وزیراعظم کرنسکی نے فوجی ٹکڑیاں طلب کرنے کے لیے شہر چھوڑ دیا۔ صبح سویرے ان فوجیوں نے جو حکومت کے وفادار تھے دو بالشویک اخبار کی عمارت پر قبضہ کرلیا۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف دفتروں پر قبضہ کرنے اور ونٹر پیلیس کی حفاظت کرنے کے لیے سرکاری حامی فوجی بھیجے گئے۔ اس فیصلے پر تیزی سے عمل کرتے ہوئے فوجی انقلابی کمیٹی نے اپنے حامیوں کو سرکاری دفاتر پر قبضہ کرنے اور وزراء کو گرفتار کرنے کا حکم دیدیا۔ اسی دن بعد میں جنگی جہاز اورورا (Aurora) نے ونٹر پلیس پر بمباری کردی۔ اس کے بعد مزید سمندری جہاز نیوا (Neva) ندی سے گذرتے ہوئے مختلف ٹھکانوں پر قابض ہوگئے۔ رات تک شہر کمیٹی کے قبضے میں آگیا اور وزراء نے خود سپردگی کردی۔ پیٹروا گراڈ میں، سوویتوں کی کل روسی کانگریس کی بیٹھک میں، اکثریت نے بالشویکی کارروائی کی تائید کی۔ دوسرے شہروں میں بھی شورشیں ہوئیں۔ خاص طور سے ماسکو میں زبردست جنگ جاری تھی لیکن دسمبر آنے تک بالشویکیوں نے ماسکو پٹروگراڈ علاقے پر قبضہ جمالیا تھا۔

شکل 11: پٹروگراڈ کے مزدوروں کے ساتھ لنین (بائیں) اور ٹراٹسکی (دائیں)۔

باکس 2

روسی انقلاب کی تاریخ کا تعین

روسی انقلاب کی تاریخ: یکم فروری 1918 تک روس میں جولنین کیلنڈ راستعال ہوتا تھا۔ اس کے بعد ملک نے اس گری گورین کلنڈر کا استعال شروع کیا جو آج ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔ گری گورین تاریخیں جولنین تاریخوں سے 13 دن آگے ہوتی ہیں۔ اس لئے، ہمارے کلنڈر کے مطابق 'فروری' انقلاب 12 مارچ کو رونما ہوا اور 'اکتوبر' انقلاب 7 نومبر کو آیا۔

چند اہم تاریخیں

1850 کا عشرہ۔ 1880

کا عشرہ روس میں اشترا کیت پر مناظرے

1898

روسی سوشل ڈیموکریٹک ورکرز پارٹی کی تشکیل۔

1905

خونی اتوار اور 1905 کا انقلاب

1917

2 مارچ ۔تخت سے زار کی دست برداری ۔ 24 اکتوبر پٹروگراڈ میں بالشویکی شورش

1918-20

خانہ جنگی

1919

کومنٹرن کی تشکیل

1929

اجتماعی بنانے کی ابتداء

© NCERT not to be republished

4 اکتوبر کے بعد کیا تبدیلی رونما ہوئی؟

شکل 12: سوویت ہیٹ (بودیونوکا) پہنے ایک فوجی

بالشویکی نجی ملکیت کے پورے طور سے مخالف تھے۔ نومبر 1917 میں زیادہ تر صنعتیں اور بینک نظام قومیا لیے گئے۔ اس کا یہ مطلب تھا کہ حکومت ملکیت اور انتظامیہ دونوں پر قابض ہوگئی۔ زمین کو سماجی جائیداد بنانے کا اعلان ہوا اور امراء کی زمین پر قبضہ کرنے کے لیے کسانوں کو اجازت دیدی گئی۔ شہروں میں بالشویکیوں نے خاندانی ضروریات کے مطابق بڑے بڑے مکانوں کی تقسیم کی اور تقسیم کا منصوبہ نافذ کیا۔ انہوں نے روزانہ زندگی میں ہونے والی علامتوں کو بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے طبقہ اشرافیہ کے پرانے خطابات کا استعمال ممنوع کر دیا۔ اس تبدیلی پر زور دینے کے لیے 1918 میں منعقد ایک مقابلے کے بعد فوجیوں اور اور سرکاری ملازموں کے لیے نئی وردیاں بنائی گئیں جس کے تحت مخصوص ٹوپی بودیونووکا (budeonoveka) کا انتخاب ہوا۔

بالشویک پارٹی کا نام بدل کر روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) رکھا گیا۔ نومبر 1917 میں بالشویکوں نے دستور ساز اسمبلی کے لئے انتخاب کرائے لیکن ان میں ان کو اکثریت حاصل نہ ہو سکی۔ جنوری 1918 میں اسمبلی نے بالشویک اقدامات کو مسترد کر دیا اور لینن نے اسمبلی کو برخاست کر دیا۔ لینن کا خیال تھا کہ غیر یقینی حالات میں چنی گئی اسمبلی کے مقابلے کل روسی سوویت کانگریس کہیں زیادہ جمہوری تنظیم تھی۔ مارچ 1918 میں دوسرے سیاسی اتحادیوں کی مخالفت کے باوجود بالشویکوں نے بریسٹ لٹوسک (Brest Litovsk) میں جرمنی کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا۔ آئندہ سالوں میں، بالشویک پارٹی سوویت کی کل روسی کانگریس کے انتخابات میں حصہ لینے والی واحد جماعت رہ گئی۔ کل روسی کانگریس کو پارلیمنٹ کا درجہ دے دیا گیا۔ روس یک پارٹی ریاست بن گئی۔ خفیہ پولیس نے (جو پہلے چیکا (Cheka) اور بعد میں او جی پی یو (OGPU) اور این کے وی ڈی (NKVD) کہلائی) ان لوگوں کو سزا دی جو بالشویکوں کی تنقید کرتے تھے۔ متعدد نوجوان مصنفین اور فنکاروں نے پارٹی کے حق میں ریلی نکالی کیونکہ وہ تبدیلی اور اشتراکیت کے حق میں تھی۔ جسکی وجہ سے اکتوبر 1917 کے بعد آرٹ اور فن معماری پر تجربات ہوئے۔ لیکن بہت سے لوگوں میں مایوسی اس لئے پھیلی کیونکہ پارٹی نے سنسر شپ کی ہمت افزائی کی۔ ملک میں موجود تمام ٹریڈ یونینوں کو پارٹی کنٹرول کے تحت لایا گیا۔

شکل 13: 1918 میں ماسکو میں یوم مئی کا مظاہرہ۔

باکس3

اکتوبر انقلاب اور روسی دیہات: دو نظریے

اگلے ہی دن جب اکتوبر 1917,25 کے انقلابی شورش کی خبریں گاؤں میں پہنچیں جس کا استقبال نہایت گرمجوشی سے ہوا۔ کسانوں کے لیے اس انقلاب کا مطلب مفت زمین اور جنگ کا خاتمہ تھا۔ جس دن گاؤں میں یہ خبریں پہنچیں، مالک زمین کی گڑھی (تعلقہ) میں لوٹ مار مچ گئی۔ اس کے اناج کے ذخائر پر قبضہ کرلیا گیا اور اس کے وسیع باغیچے کو کاٹ ڈالا گیا اور بطور لکڑی کسانوں کو فروخت کردیا گیا۔ اس فارم ہاؤسوں کو منہدم کردیا گیا اور زمین ان کسانوں میں تقسیم کردی گئی جو سوویت طرز زندگی گزارنے کو تیار تھے۔

فیدور بیلوو: ایک اجتماع کار سوویت فارم کی تاریخ

ایک زمیندار خاندان کے ایک فرد نے تعلقہ پر ہوئے واقعات کے بارے میں اپنے ایک رشتہ دار کو لکھا۔

''تختا پلٹ بلا تکلیف خاموشی سے اور پرامن طور سے ہوئی۔ شروع کے دن تو ناقابل برداشت تھے۔ میکائیل میخائیلووچ (تعلقہ کا مالک) پرسکون تھا، اس کی لڑکیاں بھی۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ چیئرمین نے برتاؤ ٹھیک ڈھنگ سے اور خوش خلقی سے کیا۔ ہمارے پاس دو گائیں اور دو گھوڑے چھوڑ دیے گئے۔ ہمارے نوکر انقلابیوں سے کہتے کہ وہ ہمیں تنگ نہ کریں ان کو بھی زندگی گزارنے دیں۔ ہم ان کے تحفظ اور ان کی جائیداد کے ضامن ہیں۔ ہم ان کے ساتھ اس درجہ انسانی برتاؤ کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ممکن ہو سکے''۔

ایسی بھی افواہیں پھیل رہی ہیں کہ گاؤں والے کمیٹیوں کے ذریعہ تعلقہ کو خالی کرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسے میکائیل میخائیلووچ کو لوٹانا چاہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسا ہوگا اور یہ کہ نہ ہمارے لیے ٹھیک بھی ہے۔ لیکن ہم کو اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے لوگوں میں ضمیر موجود ہے۔

سرج شمے مان کی تصنیف ''ایکوز آف اے نیٹو لینڈ' ٹو سنچریز آف رشین ولیج' (1997)

سرگرمی

دیہی علاقوں میں انقلاب پر دو نظریات کا مطالعہ کیجئے۔ آپ خود کو واقعات کا عینی شاہد تصور کیجئے، کے نقطہ نظر سے مختصر حال تحریر کیجئے۔

- ایک زمینی تعلقہ کا مالک
- ایک چھوٹا کسان
- ایک نامہ نگار

4.1 خانہ جنگی

جب بالشویکیوں نے زمین کی دوبارہ تقسیم کا حکم دیا، روسی فوج منتشر ہونا شروع ہوگئی۔ فوجی جو کہ زیادہ تر کسان تھے، اس نئی تقسیم کے لیے گھر جانا چاہتے تھے اس لیے وہ فوج چھوڑ کر چلے گئے۔ غیر بالشویکی اشتراکیوں، لبرل اور شخصی حکومت کے حامیوں نے بالشویکی شورش کی ملامت کی۔ ان کے لیڈر جنوبی روس میں چلے گئے۔ اور بالشویکیوں (ریڈز) سے جنگ کرنے کے لیے فوجی ٹکڑیاں منظم کیں۔ 1918 اور 1919 کے درمیان سبز'' (سوشلسٹ اور روولیوشنری) اور سفید'' زار کے حامیوں نے روسی سلطنت کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کرلیا۔ ان کو فرانسیسی، امریکن، برٹش اور جاپانی فوجوں کی یعنی ان تمام طاقتوں کی حمایت حاصل تھی، جو روس میں اشتراکیت کی توسیع سے پریشان تھیں۔ ان افواج اور بالشویکوں کے درمیان چلی خانہ جنگی کی وجہ سے لوٹ مار، رہزنی اور قحط سالی ایک عام بات ہوگئی۔

'وہائٹس' میں نجی جائیداد کے حامیوں نے ان کسانوں کے خلاف سخت اقدامات اٹھائے جو زمین پر قابض ہوگئے تھے۔ اس قسم کی کارروائیوں کی وجہ سے غیر بالشویکیوں کے لیے عوامی حمایت میں کمی واقع ہوئی۔ جنوری 1920 تک بالشویکیوں نے سابقہ روسی سلطنت کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کرلیا ان کو غیر

© NCERT not to be republished

روسی قومیتیوں اور مسلم جدیدیوں (Jadialists) کے ساتھ تعاون کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوئی ان مقامات پر تعاون بھی کام نہ آیا جہاں روسی نوآبادکار خود بالشویک بن گئے۔ مرکزی ایشیا میں واقع کھیوا میں بالشویکی نوآبادکاروں نے اشتراکیت کے تحفظ کے نام پر مقامی قوم پرستوں کا بیدردی سے قتل عام کیا اس صورت حال سے لوگ الجھن میں گرفتار تھے کہ بالشویک حکومت کیا چاہتی ہے۔

اس کے جزوی علاج کے لیے سوویت یونین میں زیادہ تر غیر روسی قومیتوں کو سیاسی خودمختاری دی دی گئی۔ جو ایک ایسی ریاست تھی جس کو بالشویکیوں نے روسی سلطنت میں سے دسمبر 1922 میں بنایا تھا۔لیکن چونکہ بالشویکوں نے مقامی سرکاروں پر متعدد غیر مقبول اور سخت پالیسیاں، مثلاً خانہ بدوشی کی روک تھام، تھوپ دی تھیں، اس لیے مختلف قومیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش جزوی طور پر ہی کامیاب ہو سکی۔

سرگرمی

مرکزی ایشیاء میں روسی انقلاب کو لوگوں نے مختلف طریقوں سے کیوں دیکھا؟

© NCERT not to be republished

ماخذ B

اکتوبر انقلاب کا مرکزی ایشیا: دو نظریات

ایم این رائے ایک ہندوستانی انقلابی، میکسیکن کمیونسٹ پارٹی کے بانی اور ہندوستان، چین اور یوروپ میں معروف کومنٹرن (کمیونسٹ انٹرنیشنل) کے رہنما تھے۔ 1920 کے دہے میں خانہ جنگی کے دوران وہ مرکزی ایشیاء میں تھے انہوں نے لکھا تھا:

''سردار ایک سخی بوڑھا آدمی تھا۔ اس کا خدمت گار جو روسی زبان میں بات کر رہا تھا، اس نے انقلاب کے بارے میں سنا تھا جس میں زار کا تختہ پلٹ دیا گیا تھا اور ان جنرلوں کو بھگا دیا گیا تھا جنھوں نے کرغز کے وطن کو فتح کیا تھا۔ اس لیے انقلاب کا یہ مطلب تھا کہ اب کرغز اپنی سرزمین کے خود مالک ہیں۔ کرغز نوجوان نے زوردار نعرہ لگایا ''انقلاب زندہ باد'' وہ ایک پیدائشی بالشویکی معلوم ہو رہا تھا۔ اس خوشی میں پورے قبیلے نے شرکت کی۔

ایم این رائے میموریز، (1964)

کرغزیوں نے پہلے انقلاب (فروری انقلاب) کا پوری گرمجوشی سے استقبال کیا اور دوسرے انقلاب کا حیرانگی اور خوف کے ساتھ.... پہلے انقلاب نے ان کو زارشاہی حکومت کے استبداد سے آزادی دلوائی اور ان کی اس امید کو تقویت ملی .... کہ اب ان کو خودمختاری حاصل ہوگی۔ جب کہ دوسرے انقلاب (اکتوبر انقلاب) کے ساتھ تشدد لوٹ کھسوٹ، ٹیکس اور آمرانہ اقتدار کا قیام تھا۔ ایک وقت ایسا تھا جب کہ زار کے نوکر شاہی کرغزیوں پر ظلم کرتے تھے اب لوگوں کا وہی گروپ .... اسی حکومت کو آگے بڑھا رہا تھا....

1919 میں قزاق رہنما کا بیان

''دلس موومنٹ نیشا کس چرلس مسلمان ڈی روسی (1960) تصنیف الیگزنڈر بنگسن اور چنٹال کرویل لیوجے میں ایک بیان 1919 میں قزاق لیڈر۔

4.2 اشتراکی (سوشلسٹ) سماج کی تشکیل

خانہ جنگی کے زمانے میں بالشویکیوں نے صنعتوں اور بینکوں کو قومیالیا۔ انہوں نے کسانوں کو اس زمین پر کاشت کی اجازت دیدی جو سماجیائی گئی تھی۔ بالشویکیوں نے ضبط شدہ زمین کو یہ دکھانے کے لیے استعمال کیا کہ اجتماعی کام کے کیا فوائد ہیں۔

باکس 4

یوکرین کے ایک گاؤں میں اشتراکی کاشتکاری:

''دو (ضبط شدہ) فارموں کو استعمال کی بنیاد بنا کر ایک کمیون قائم کی گئی۔ یہ کمیون ستر اشخاص کی تیرہ فیملیوں پر مشتمل تھی۔ وہ آلاتِ زراعت جن کو دوسرے فارموں سے ضبط کیا تھا، کمیون کو سونپ دیے گئے۔ ممبران مشترکہ ڈائننگ ہال میں کھانا کھاتے تھے اور آمدنی ''کواپریٹیو کمیونزم'' کے اصولوں کے مطابق تقسیم ہوتی تھی۔ ممبران کی محنت کی کل پیداوار، رہائش گاہیں اور دوسری سہولیات کمیون کی ملکیت تھیں جن کا استعمال کمیون کے ممبران مشترکہ طور سے کرتے تھے۔

دی ہسٹری آف اے سوویٹ کلکٹیو فارم (1955) :فیدور بیلوو

مرکزی منصوبہ بندی کا عمل شروع ہوا۔ ایک منصوبہ کے تحت افسران اندازہ لگاتے تھے کہ صحیح معنوں میں معیشت کس طرح چل سکتی ہے اور اس کے بعد پانچ سالہ نشانے طے کیے جاتے تھے یہ پنج سالہ منصوبے کہلاتے تھے حکومت پہلے دو منصوبوں کے دوران (1927-32 اور 1933-38) صنعتی ترقی کے فروغ کے لیے تمام قیمتوں کا تعین کرتی تھی۔ اسی طرح مرکزی منصوبہ بندی سے معاشی پیداوار میں ترقی ہوئی۔ صنعتی پیداوار بڑھ گئی۔ (تیل، کوئلے، اور فولاد میں 1929 اور 1933 کے درمیان 100 فی صد پیداوار میں اضافہ ہوا) کئی صنعتی شہر وجود میں آئے۔

تاہم، تیزی سے کام کرنے کی فضا میں گراوٹ آئی۔ شہر میگنی ٹوگورسک میں اسٹیل پلانٹ کی تعمیر کا کام تین سال میں پورا ہو گیا۔ یہاں مزدور تکلیف دہ حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ہی سال میں تعمیری کام کے اندر 550 بار رکاوٹ پیش آئی۔ رہائشی کوارٹروں میں سردی کے موسم میں جہاں درجہ حرارت صفر سے 40 درجے نیچے رہتا تھا لوگوں کو قضائے حاجت کے لیے چوتھی منزل سے نیچے گلی میں آنا پڑتا تھا۔''

اسکول کا ایک بڑا وسیع نظام قائم کیا گیا اور مزدوروں اور کسانوں کے لیے یونیورسٹیوں میں داخلے کے انتظامات کیے گئے۔ مزدور عورتوں کی مدد کے لیے فیکٹریوں میں بچوں کے لیے پرورش گاہیں (کریچ) قائم ہوئیں۔ عوامی صحت کی دیکھ بھال کے لیے سستی سہولیات مہیا ہوئیں۔ مزدوروں کے لیے بہتر رہائش گاہیں قائم ہوئیں۔ چونکہ حکومت کے پاس وسائل کی کمی تھی اس لیے ان تمام سہولیات میں توازن برقرار نہ رہ سکا۔

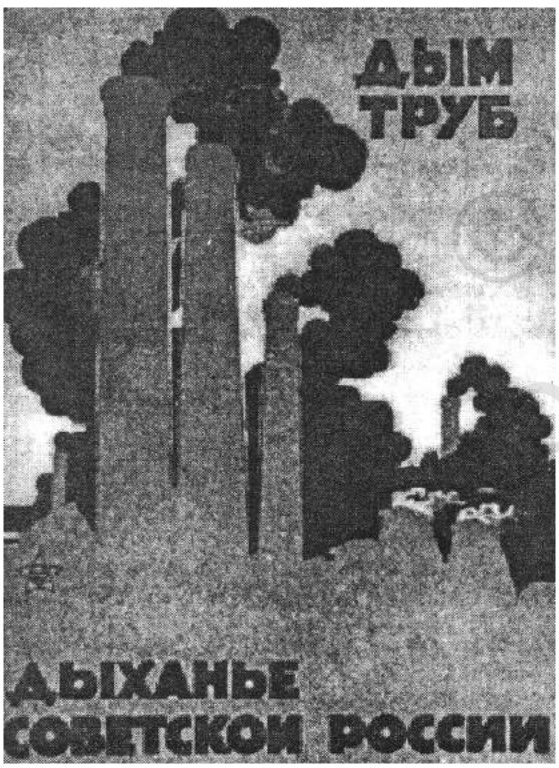

شکل 14: فیکٹریاں اشتراکیت کی علامت بن گئیں
اس پوسٹر میں لکھا ہے۔ ''چمنیوں سے نکلتا دھواں سویت روس کی سانسیں ہیں''۔

شکل16: پہلے پنج سالہ منصوبے کے دوران ماگنی ٹوگورسک میں ایک بچہ:
وہ سوویت روس کی خاطر محنت کر رہا ہے۔

شکل15: 1930 کے عشرے میں سوویت روس کے اسکول میں بچے:
وہ سوویت معیشت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

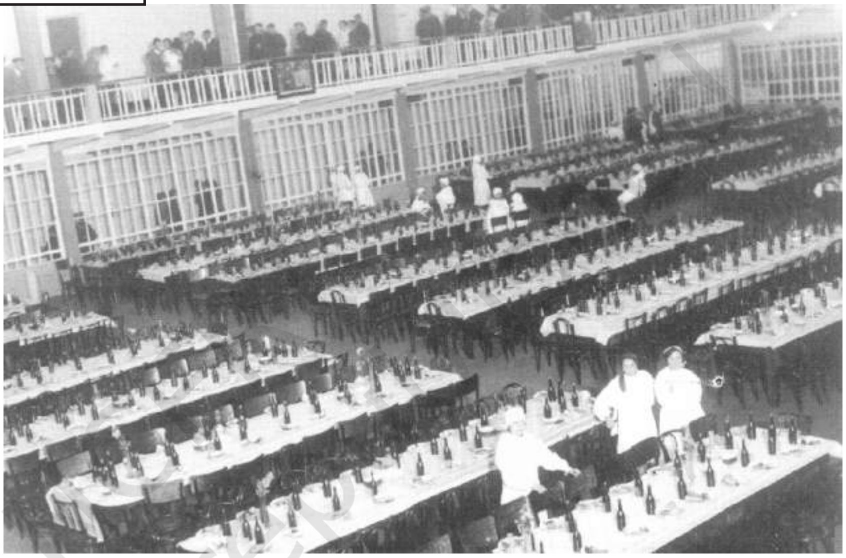

شکل17: 1930 کے عشرے میں فیکٹری کا طعام خانہ۔

ماٰخذ C

1933 میں سویت بچپن کے خواب اور حقیقت

پیارے دادا کا لینن

میرا خاندان کافی بڑا ہے۔ جس میں چار بچے ہیں ہمارے ابا جان نہیں رہے۔ وہ مزدوروں کی فلاح کے لیے لڑتے ہوئے مر گئے...میری ماں بیمار پڑی ہے....میں خوب تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن اسکول نہیں جا سکتا۔ میرے پاس جوتوں کے چند پرانے جوڑے پڑے ہیں مگر وہ اس درجہ پھٹ چکے ہیں کہ اب کوئی اسے سینے کو بھی تیار نہیں۔ میری ماں بیمار ہے، ہمارے پاس نہ تو پیسہ ہے اور نہ کھانے کو روٹی لیکن ان حالات میں بھی میں خوب تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں....ہمارے سامنے تعلیم حاصل کرنے کا مشکل کام کھڑا ہے ایک ایسا کام جس کی کوئی حد نہیں۔ یہ وہ بات ہے جو ہمارے لیڈر ولادیمیر ایلیچ لنین نے کہی تھی لیکن مجھ کو اپنی تعلیم روکنی پڑی۔ ہمارے نہ تو رشتہ دار ہیں اور نہ کوئی مددگار اس لیے اپنے خاندان کو بھوکے مرنے سے بچانے کے لیے مجھ کو کام کرنے کے لیے فیکٹری جانا پڑتا ہے۔ پیارے دادا جان میری عمر 13 سال ہے۔ میں ایک اچھا طالب علم ہوں اور میری رپورٹ بھی خراب نہیں ہے۔ میں پانچویں جماعت کا طلب علم ہوں....ایک تیرہ سالہ مزدور کی جانب سے سویت صدر (1933) کا لینن کو لکھا گیا خط:

From:V.Sokolov(ed)Obshchestvo 1 Vlast,
v 1930-ye gody (Moscow,1947)

© not to be republished

4.3: اسٹالینیزم اور اجتماعیت کاری

ابتدائی منصوبہ بند معیشت کا زمانہ زراعت کی اجتماعیت کاری کی تباہیوں سے وابستہ تھا۔ 28-1927 کے زمانے تک سویت روس کے قصبات اناج سپلائی کے سنجیدہ مسئلے کا مقابلہ کر رہے تھے۔ حکومت نے اناج کے فروخت کی قیمتوں کا تعیّن کر دیا لیکن ان مقررہ قیمتوں پر کسانوں نے سرکاری خرید کرنے والوں کے ہاتھ اپنا اناج فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

اسٹالن نے جولنین کی موت کے بعد سوویت روس کا سربراہ بنا تھا سخت ہنگامی اقدامات اٹھائے۔ اس کو محسوس ہوا کہ دیہی علاقے میں مالدار کسان اور تاجروں نے زیادہ قیمتوں کی امید میں اناج کے فاضل ذخائر بٹور لیے ہیں۔ ایسی سٹے بازی کو روکنے کے لیے اناج کے ذخائر ضبط کر لیے گئے۔

1928 میں اس پارٹی کے ممبران نے اناج پیدا کرنے والے علاقوں کا دورہ کیا جہاں جبراً اناج وصولی پروگرام پر نظر رکھی گئی اور کلوکوں (مالدار کسانوں کا نام) کے اناج ذخائر پر چھاپہ مارا گیا۔ جوں جوں اناج کی کمی محسوس ہوئی فارموں کی اجتماعیت کاری کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں دلیل یہ پیش ہوئی کہ جزوی طور سے کسانوں کے پاس چھوٹے چھوٹے قطعات آراضی ہونے کی وجہ سے اناج کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ 1917 کے بعد زمین کسانوں کے حوالے کر دی گئی تھی۔ ان چھوٹے چھوٹے فارموں کی جدید کاری نہ ہو سکی۔ مشینری کے ساتھ صنعتی پیمانے پر جدید فارموں کی ترقی کے لیے کلاکوں کو مٹانا کسانوں سے زمین واپسی لینا اور ریاستی نگرانی کے تحت بڑے بڑے فارم قائم کرنا ضروری سمجھا گیا۔

اس کے بعد جو پروگرام آیا وہ اسٹالن کا اجتماعیت کاری کا پروگرام تھا۔ 1929 سے پارٹی نے تمام کسانوں کو اجتماعی فارموں (kolkhoz) پر کاشتکاری کے لیے مجبور کیا۔ فاضل زمین اور آلات زراعت کا تبادلہ اجتماعی فارموں کو کر دیا گیا۔ کسان کھیت پر کام کرتے تھے اور (kolkhoz) سے حاصل منافع بانٹ لیا جاتا تھا۔ غصے میں بھرے کسانوں نے سرکاری افسران کا مقابلہ کیا اور اپنے مویشی مار ڈالے 1929 اور 1931 کے درمیان مویشیوں کی تعداد صرف ایک تہائی ہی رہ گئی۔ ان لوگوں کو جنہوں نے اجتماعیت کاری کی مخالفت کی سخت سزائیں دی گئیں۔ ایسے متعدد کسانوں کو منتقل یا جلاوطن کر دیا گیا۔ جو کسان اجتماعیت کاری کے خلاف مقابلہ آرائی پر آمادہ تھے، وہ دلیل یہ پیش کر رہے تھے کہ وہ مالدار نہیں ہیں اور اشتراکیت کے مخالف بھی نہیں ہیں۔ وہ متعدد وجوہات سے اجتماعی فارموں پر کام کرنے کے حق میں نہ تھے۔ اسٹالن کی حکومت نے کچھ آزاد کاشتکاری کی اجازت تو دی لیکن ایسے کاشتکاروں کے ساتھ غیر ہمدردانہ برتاؤ ہونے لگا۔

اجتماعیت کاری کے باوجود زرعی پیداوار میں فوری اضافہ نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ 32-1931 کی خراب فصل نے سوویت تاریخ کی بدترین قحط سالیوں کو دیکھا جس میں 40 لاکھ سے بھی زیادہ افراد مر گئے۔

نئے الفاظ

ڈیپورٹیڈ۔ کسی کو اپنے ملک سے زبردستی جلاوطن کرنا

ایکصا یلڈ۔ کسی کو اپنے ملک سے باہر رہنے کو مجبور کرنا

شکل 18: اجتماعیت کاری کے دوران ایک پوسٹر اس میں لکھا ہے۔ ''کاشتکاری کو گھٹانے پر مصر کلک پر ہم وار کریں گے۔

شکل 19: بڑے بڑے اجتماعی فارموں پر کام کرنے کے لئے جمع عورتیں۔

© NCERT not to be republished

ماخذ D

اجتماعیت کاری کے تحت مخالفت اور حکومت کی توجہ کے بارے میں سرکاری نظریہ

یوکرین کے مختلف خطوں میں اس سال فروری کے دوسرے نصف سے .... پارٹی کے نچلے درجوں کی جانب سے پارٹی پالیسی کی غلط بیانی، موسم بہار میں فصل کاٹنے کے لیے اجتماعیت کاری اور تیاری کے کام کے دوران سوویت انتظامیہ کی کمزوری کی وجہ سے کسان طبقے کے اندر اونچے پیمانے پر شورش وجود میں آئی۔

تھوڑی ہی مدت کے اندر اندر متذکرہ بالا خطوں میں اونچے پیمانے پر سرگرمیاں اور سرحد کے نزدیک نہایت جارحانہ بغاوت رونما ہوئی ہے۔

کسانوں کی شورشوں کے زیادہ تر واقعات اجتماعی بنائے اناج کے ذخائر، مویشیوں اور آلات زراعت کی فوری مانگ سے وابستہ ہے..........

یکم فروری اور 15 مارچ کے درمیان 25,000 افراد گرفتار ہوئے.... 656 کو سزائے موت ہوئی 3673 افراد کو مزدوروں کے کیمپوں (Labour camp) میں قید اور 5580 افراد کو جلاوطن کردیا گیا۔

19 مارچ 1930 کو کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو یوکرین کے ریاستی پولیس انتظامیہ کے صدر کے ایم کارلسن کی رپورٹ

ماخذ

بہت سے لوگ پارٹی کے اندر ایسے بھی تھے جنھوں نے منصوبہ بند معیشت اور اجتماعیت کاری کے نتائج کے تحت صنعتی پیداوار میں آئی افراتفری کی تنقید کی۔ اسٹالن اور اس کے حامیوں نے ناقدوں پر اشتراکیت کے خلاف سازش کا الزام عائد کیا۔ پورے ملک میں الزامات عائد کیے گئے جس کے نتیجہ میں 1939 تک 20 لاکھ افراد قید خانوں یا مزدور کیمپوں میں بھیج دیے گئے۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو بے قصور تھے لیکن کسی نے بھی ان کے حق میں آواز نہیں اٹھائی۔ بہت سے لوگوں کو ایذا رسانی کے ذریعہ اپنا جرم قبول کرنے پر مجبور کیا گیا جن کو سزائے موت دی گئی۔ ان میں سے بہت سے لوگ ماہر اور باصلاحیت پیشہ ور بھی تھے۔

ماخذ E

یہ خط ایک ایسے کسان نے لکھا ہے جو اجتماعی فارم میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

کرسٹائیان کا یا گیزٹ (Krestiansksia Gazeta) اخبار کو بھیجا گیا خط

میں ایک ایسا قدرتی مزدور کسان ہوں جو 1879 میں پیدا ہوا تھا، میرا خاندان 6 ممبران پر مشتمل ہے۔ میری بیوی 1881 میں پیدا ہوئی، میرے بیٹے کی عمر 16 سال اور دو بیٹیاں ہیں جن کی عمر 19 سال ہے۔ میرے یہ تینوں بچے اسکول جاتے ہیں۔ میری بہن کی عمر 71 سال ہے۔ 1932 سے ہم پر اتنے زیادہ ٹیکس لادے گئے ہیں کہ زندگی محال ہے۔ 1935 سے مقامی افسران نے مجھ پر ٹیکسوں کا اتنا بوجھ ڈال دیا جن کو میں ادا نہیں کر سکا اس لیے میری تمام جائیداد سرکاری رکارڈ میں ضبط کر لی گئی۔ میرا گھوڑا، گائے، بچھڑا، میمنوں کے ساتھ بھیڑیں تمام میرے آلات زراعت، فرنیچر اور عمارتوں کی مرمت کے لیے میری تمام پس انداز لکڑی اور انہوں نے یہ تمام سامان ٹیکس ادائیگی کے عوض فروخت کر دیا۔ 1936 میں افسران نے میری دو عمارتیں فروخت کر دیں ان کو گولخوز نے خرید لیا۔ 1937 تک میری باقی ماندہ دو جھونپڑیوں میں ایک تو فروخت کر دیا گیا اور دوسری ضبط کر لی گئی۔

افاناسی دیدورروچ فریبینو ایک آزاد کاشتکار ذریعہ: 1930 کے دہے میں پبلک اور اقتدار

From V.Sokolov (ed)obshchestvo 1 Vlast,v1930-ye gody

ماخذ

© NCERT not to be republished

یوروپ کی ہم عصر سوشلسٹ پارٹیوں نے اس طریقے کی مکمل تائید نہ کی جس سے بالشویکیوں نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پر قابض رہے۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ مزدوروں کی ریاست کے امکان نے پوری دنیا کے اندر لوگوں کو جوش سے بھر دیا۔ بہت سے ممالک میں کمیونسٹ پارٹیاں بنیں مثلاً، برٹین کی کمیونسٹ پارٹی۔ بالشویکیوں نے اپنی مثال اور تجربہ پر چلنے کے لیے نوآبادیاتی اقوام کی ہمت افزائی کی۔ یو ایس ایس آر کے باہر متعدد غیر روسی اقوام نے مشرقی اقوام (1920) کی کانفرنس (Coference of the People of the East) میں حصہ لیا اور بالشویکیوں نے کمنٹرن (بالشویک حامی اشتراکی پارٹیوں کی بین الاقوامی یونین) کا قیام کیا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنھوں نے مشرق کے مزدوروں کے لیے قائم یو ایس ایس آر کی یونیورسٹی (Communist University of the Workers of the East) میں تعلیم حاصل کی۔ دوسری عالمگیر جنگ چھڑنے کی مدت تک یو ایس ایس آر اشتراکیت کو ایک عالمی چہرہ اور عالمی رتبہ دے چکا تھا۔

اس کے باوجود 1950 کے دہے تک یہ بات ملک کے اندر تسلیم کی گئی کہ یو ایس ایس آر کی حکومت کا انداز روسی انقلاب کے نصب العین کے مطابق نہیں تھا۔ عالمی اشتراکی تحریک میں بھی اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ خود سوویت یونین کے اندر حالات سازگار نہیں تھے۔ ایک پسماندہ ملک ایک عظیم طاقت بن کر ابھرا تھا۔ اس کی صنعتوں اور زراعت نے ترقی کی تھی اور غریبوں کا پیٹ بھرا جا رہا تھا لیکن اس نے اپنے شہریوں کو ضروری آزادیوں سے محروم کر دیا تھا اور پرتشدد پالیسیوں کے ذریعہ اپنے ترقیاتی پروجیکٹوں کو آگے بڑھایا تھا۔ بیسویں صدی کے آخری حصے تک ایک اشتراکی ملک کی حیثیت سے یو ایس ایس آر کے بین الاقوامی وقار کو دھکا لگ چکا تھا لیکن یہ بات بھی مسلمہ تھی کہ اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اشتراکی نصب العین کا اب بھی احترام موجود تھا۔ لیکن ہر ملک میں مختلف طریقوں سے اشتراکی نظریات پر دوبارہ غور کیا گیا۔

LENIN NUMBER
INDO-SOVIET JOURNAL
FORTNIGHTLY ORGAN OF THE BENGAL FRIENDS OF THE SOVIET UNION
BALLAD OF LENIN
By Langston Hughes

باکس 5

روسی انقلاب کے بارے میں ہندوستانی تحریریں

جن لوگوں کو روسی انقلاب سے تحریک ملی، ان میں ہندوستانی بھی تھے۔ بہت سے لوگوں نے کمیونسٹ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ 1924 میں ہندوستان کے اندر کمیونسٹ پارٹی کا قیام ہوا تھا اس کے ممبران کا سوویت کمیونسٹ پارٹی سے رابطہ قائم تھا۔ اہم ہندوستانی سیاسی اور ثقافتی ہستیوں نے سوویت تجربے میں دلچسپی لی اور روس کا دورہ کیا۔ ان ہی عظیم ہستیوں میں جواہر لال نہرو اور رابندر ناتھ ٹیگور بھی تھے جنھوں نے سوویت سوشلزم کے بارے میں اپنے خیالات رقم کیے۔ ہندوستان کی تحریروں میں سوویت روس کی تصویر پیش کی گئی۔ ہندی میں آر۔ ایس اوستھی نے 21-1920 میں ''روسی انقلاب، لینن، اس کے حالاتِ زندگی اور اس کے خیالات'' اور بعد میں سرخ انقلاب''، وغیرہ جیسی تحریریں لکھیں۔ ایس۔ ڈی۔ ودیا النکار نے ''روس کا پنر جنم اور روس کی سوویت ریاست نام کی تصنیف لکھی۔ بہت سی تحریریں بنگالی، مراٹھی ملیالم، ٹامل اور تیلگو زبانوں میں بھی لکھی گئیں۔

© NCERT not to be republished

ماخذ F

1920 میں سوویت روس کے اندر ایک ہندوستانی کی آمد

''اپنی زندگی میں پہلی بار ہم یوروپیوں کو ایشیائی باشندوں کے ساتھ آزادانہ طور سے ملتے جلتے دیکھ رہے تھے۔ روسیوں کو ملک کی بقیہ اقوام کے ساتھ آزادانہ ملتے جلتے دیکھ کر ہم اس بات سے مطمئن ہوئے کہ ہم ایک حقیقی مساوات کے ملک میں آ گئے ہیں''۔

''ہم نے آزادی کو ایک حقیقی روشنی میں دیکھا۔ سامراجیوں اور انقلاب دشمن سازشوں کی پیدا کردہ غربت کے باوجود لوگ پہلے سے کہیں زیادہ خوش حال اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ انقلاب نے ان کے اندر اعتماد اور بے خوفی کا احساس پیدا کر دیا ہے یہاں بنی نوع انسان کا حقیقی بھائی چارہ ان پچاس مختلف قسم کی قومیتوں کے لوگوں میں دیکھا جائے گا۔ ذات یا مذہب کی کوئی بھی رکاوٹیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ طور سے ملنے جلنے سے روک نہیں سکتیں۔ ہر فرد ایک اعلیٰ قسم کے مقرر میں تبدیل ہو گیا تھا۔ کوئی بھی شخص ایک مزدور ایک کسان، ایک فوجی کو ایک پیشہ وار لیکچرر کی طرح ولولہ انگریز تقریر کرتے دیکھ سکتا ہے۔

شوکت عثمانی

ہسٹورک ٹرپس آف اے ریوولیوشنری، پی 22-21

ماخذ G

1930 میں روس سے رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا:

دوسری یوروپی راجدھانیوں کی بہ نسبت ماسکو میں صفائی ستھرائی کم دکھائی دیتی ہے۔ گلیوں اور سڑکوں پر بھاگتے دوڑتے لوگ زیادہ سمارٹ نہیں لگتے۔ پوری جگہ کے مالک مزدور ہیں... یہاں عوام طبقہ اشرافیہ کے سائے تلے دبائے نہیں گئے ہیں....وہ لوگ جو مدتوں سے ایک تاریک پس منظر میں زندگی گزار رہے تھے آج کشادہ ماحول میں آگے بڑھ رہے ہیں... مجھ کو خود اپنے ملک کے کسانوں اور مزدوروں کا خیال آیا۔ یہ سارا کارنامہ الف لیلیٰ کی کہانی لگتا ہے۔ یہاں ابھی صرف ایک دہے پہلے ہمارے ملک کے عوام کی طرح یہ لوگ ناخواندہ مجبور او ربھوکے تھے... مجھ جیسے بدقسمت ہندوستانی کے علاوہ یہ دیکھ کر اور کون حیرت زدہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ان چند سالوں میں لاعلمی اور لاچاری کے پہاڑ کو اپنے کاندھے سے کس طرح اتار پھینکا ہے۔

سرگرمی

شوکت عثمانی اور رابندر ناتھ ٹیگور کے لکھے ان اقتباسات کا موازنہ کیجیے۔ انکو ماخذ C,D,E سے ملا کر پڑھیے۔

- یو ایس ایس آر کے بارے میں ہندوستانیوں کو کیا بات پُر اثر دکھائی دی؟
- مصنف کس بات کو دیکھنے میں ناکام رہے؟

سرگرمیاں

1. تصور کیجیے کہ آپ 1905 میں ایک ایسے ہڑتالی مزدور ہیں جس پر بغاوت کے الزام میں عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اپنی اس تقریر کا مسودہ تیار کیجیے جو آپ اپنے بچاؤ میں کریں گے۔ اپنی کلاس کے سامنے اپنی تقریر پیش کیجیے۔
2. مندرجہ ذیل ہر اخبار میں سے 24 اکتوبر 1917 کو ہونے والی شورش کے بارے میں ایک شاہ سرخی اور ایک مختصر خبر لکھیے۔
   - فرانس میں ایک قدامت پسند اخبار
   - برطانیہ میں ایک ریڈیکل اخبار
   - روس میں ایک بالشویکی اخبار
3. تصور کیجیے کہ اجتماعیت کاری کے عمل کے بعد آپ روس میں درمیانہ درجہ کے ایک گیہوں کی کاشت کرنے والے کسان ہیں۔ آپ اجتماع کاری سے اپنی شکایتوں کے بارے میں اسٹالن کو خط لکھنے والے ہیں۔ آپ اپنی زندگی کے حالات کے بارے میں کیا لکھیں گے؟ آپ کے خیال میں ایسے کسان کے تحت اسٹالن کا کیا رویہ ہوگا؟

سوالات

1. 1905 سے پہلے روس میں سماجی، معاشی اور سیاسی حالات کیا تھے؟
2. 1917 سے پہلے روس کی محنت کش عوام کے حالات دوسرے یوروپی ممالک سے کس طرح مختلف تھے؟
3. 1917 میں زار شاہی شخصی حکومت کیوں منتشر ہوگئی؟
4. دو فہرستیں تیار کیجیے ایک اہم واقعات اور فروری انقلاب کے اثرات جب کہ دوسری میں اکتوبر انقلاب کے اہم واقعات اور اثرات درج کیجیے۔ ہر انقلاب میں کون شامل تھا، اس کے لیڈر کون تھے اور سوویت تاریخ پر ہر انقلاب کا کیا اثر پڑا۔ اس پر ایک پیراگراف لکھیے۔
5. اکتوبر انقلاب کے فوراً بعد بالشویکی کیا تبدیلیاں لائے؟
6. مندرجہ ذیل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ چند لائنیں لکھیے۔
   - کلک
   - ڈیوما
   - 1900 اور 1930 کے درمیان خواتین مزدور
   - روشن خیال (لبرل)
   - اسٹالن کا اجتماعی کاری پروگرام

© NCERT not to be republished